سوال

(25) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین شعرڈیل کے بارے میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین شعرڈیل کے بارے میں؟

جہنم میں جھونک ایسی جنت کو رضوان نہ ہو جسمیں گلزار بطحا کے منظر

ہے دنیا سے بڑھکر بہار مدینہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

بعض سخن ناشناس قاصر الفہم شعر میں قباحت شرعی کا حکم لگاتے ہیں اور جنت کی بابت اسارت ادب ومذمت واہانت کا بدنما پہلوان کو محسوس ہوتا ہے ان کا یہ خیال کس حدتک صیح ہے جنت جوہر خرابی اور عیب سے منزہ ہے اس کی تحقیر وذم کا حامل شعر کو قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علی رسول الله، أما بعد!

سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل شاعرانہ طرزبیان واسلوب تخیل سے محض ناآشنا اور تعبیرات ساحرانہ سے بالکل بیگانہ اور حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والتسلم گوش گزار ہوتی تو وہ ایسی جرات نہ کرتا، شاعر نے بقوت تخیل ایک قسم کی جنت موہوم پیدا کی جو اس کی وبستگی کا منظر نہیں رکھتی پھر اس مفروضہ وخیالی جنت کا مقابلہ بطحا شریف یعنی مکہ معظمہ کے سواد مقدس سے کیا اور ذہنی تراشیدہ جنت پر اس کو فضیلت دہی اس میں وہ شعرا وشرعا کیوں کر خطاوار ٹھہرایا جاسکتا ہے تخیل شاعرانہ کا میدان نہایت وسیع ہے، معترض بیچارہ مذاق شعری وشرعی نہیں رکھتا۔ المعذور مجبور شعر مذکور حضرت مناطقہ کی اصلاح میں قضیہ متصلہ لزومیہ ہے اس میں مستلزم محال بھی ہوتا ہے، اسلوب کلام ربانی وطرزبیان قرآنی پر نظر رواشادہے لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا یعنی اگر زمین وآسمان میں چند معبود خالق ہوتے تو یہ فاسد ہوجاتی دوسری جگہ کلام پاک متعلق فرمایا ہے، وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا یعنی اگر قرآن غیر خدا کی طرف سے ہوتا، تو اس میں اختلاف کثیر پایا جاتا یہ طرزبیان قرآنی ہے جو معجز وبلیغ ہے اور شعر مذکور کا انداز کلام بھی اسی طرز کی تقلید ہے اس میں شک وشبہ صریح کفر وضلالت ہے، نعوذبالله من ہذہ الهفوات الحاصل شاعر کسی صورت میں مورد ملام نہیں ہوسکتا ہے، اور شعر مذکور میں قباحت شعری وشرعی نہیں ہے اور اعتراض سخن فہمی سے بعید دلیل جہل ہے

(احقر مفتی خلیل الرحمن عفی عنہ) (اخبار اہلحدیث دہلی جلد نمبر۶ شمارہ نمبر۲۴)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد10 ص49

محدث فتویٰ